المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمه

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبير برادرز
اردو بازار ○ لاہور

المستدرك

على الصحيحين

جلد 3

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا إله إلا الله محمد رسول الله

هو القادر

نام کتاب ——— المستدرک (جلد سوم)
تصنیف ——— للامام الحافظ ابی عبد الله محمد بن عبد الله الحاکم النیسابوری
مترجم ——— الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی
پروف ریڈنگ ——— مزمل ریاض انصاری
کمپوزنگ ——— ورڈز میکر
باہتمام ——— ملک شبیر حسین
سن اشاعت ——— دسمبر 2010ء
سرورق ——— باھو گرافکس
طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینۃ المنورہ تشریف لائے، تو یہودی کہا کرتے تھے: اس دنیا کو قائم ہوئے سات ہزار سال ہو چکے ہیں۔

4172 - فَحَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ، بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :كَانَ عُمْرُ اٰدَمَ اَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَبَيْنَ اٰدَمَ وَنُوحٍ اَلْفُ سَنَةٍ، وَبَيْنَ نُوحٍ وَاِبْرَاهِيمَ اَلْفُ سَنَةٍ، وَبَيْنَ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى سَبْعُمِئَةِ سَنَةٍ، وَبَيْنَ مُوسٰى وَعِيسٰى خَمْسُمِئَةِ سَنَةٍ، وَبَيْنَ عِيسٰى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِئَةِ سَنَةٍ، قَالَ الْحَاكِمُ :وَقَدْ قَدَّمْتُ الرِّوَايَةَ الصَّحِيحَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِيسٰى نَبِيٌّ، وَقَدْ رُوِّيتُ اَخْبَارًا فِي خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ وَابْنَتِهِ الَّتِي دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِهِ : اَنْتِ بِنْتُ اَخِي نَبِيٍّ ضَيَّعَهُ قَوْمُهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ ہے (یونہی) حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان بھی ایک ہزار سال کا زمانہ ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان سات سو سال کا زمانہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو سال کا وقفہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کا دورانیہ ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صحیح روایات گزر چکی ہیں کہ آپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہیں تھا اور حضرت خالد بن سنان رضی اللہ عنہ کے متعلق روایات، اس کی بیٹی کے متعلق روایت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تو میرے اس نبی بھائی کی بیٹی ہے جس کو اس کی قوم نے ضائع کر دیا''۔ درج ذیل ہے۔

4173 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَدِيُّ، قَالاَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي يُونُسَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي عَبْسٍ يُقَالُ لَهُ خَالِدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ لِقَوْمِهِ : اِنِّي اُطْفِءُ عَنْكُمْ نَارَ الْحَدَثَانِ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ، رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ :وَاللّٰهِ مَا قُلْتَ لَنَا يَا خَالِدُ قَطُّ اِلَّا حَقًّا فَمَا شَاْنُكَ وَشَاْنُ نَارِ الْحَدَثَانِ تَزْعُمُ اَنَّكَ تُطْفِئُهَا، قَالَ :فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ فِي ثَلَاثِينَ مِنْ قَوْمِهِ حَتّٰى اَتَوْهَا وَهِيَ تَخْرُجُ مِنْ شَقِّ جَبَلٍ مِنْ حَرَّةٍ يُقَالُ لَهَا حَرَّةُ اَشْجَعَ، فَخَطَّ لَهُمْ خَالِدٌ خُطَّةً فَاَجْلَسَهُمْ فِيهَا، فَقَالَ : اِنْ اَبْطَاْتُ عَلَيْكُمْ فَلَا تَدْعُونِي بِاسْمِي فَخَرَجَتْ كَاَنَّهَا خَيْلٌ شُقْرٌ يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ :فَاسْتَقْبَلَهَا خَالِدٌ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ وَهُوَ يَقُولُ :بَدَا بَدَا

بَدَا كُلُّ هُدًى زَعَمَ ابْنُ رَاعِيَةِ الْمِعْزَى اَنِّىْ لاَ اَخْرُجُ مِنْهَا وَثَنَاىَ بِيَدِىْ حَتّٰى دَخَلَ مَعَهَا الشِّقَّ، قَالَ: فَاَبْطَاَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ: وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ صَاحِبُكُمْ حَيًّا لَقَدْ خَرَجَ اِلَيْكُمْ بَعْدُ، قَالُوْا: اُدْعُوْهُ بِاسْمِهِ، قَالَ: فَقَالُوْا: اِنَّهُ قَدْ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَهُ بِاسْمِهِ، فَدَعَوْهُ بِاسْمِهِ، قَالَ: فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ وَقَدْ اَخَذَ بِرَاْسِهِ، فَقَالَ: اَلَمْ اَنْ تَدْعُوْنِىَ بِاسْمِى قَدْوَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْنِىْ فَادْفِنُوْنِىْ، فَاِذَا مَرَّتْ بِكُمُ الْحُمُرُ فِيْهَا حِمَارٌ اَبْتَرُ فَانْبُشُوْنِىْ فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنِىْ حَيًّا، قَالَ: فَدَفَنُوْهُ فَمَرَّتْ بِهِمُ الْحُمُرُ فِيْهَا حِمَارٌ اَبْتَرُ، فَقُلْنَا: اُنْبُشُوْهُ فَاِنَّهُ اَمَرَنَا اَنْ نَنْبُشَهُ، قَالَ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ لاَ تُحَدِّثُ مُضَرُ اَنَّا نَنْبُشُ مَوْتَانَا وَاللّٰهِ لاَ نَنْبُشُهُ اَبَدًا، قَالَ: وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ فِىْ عُكَنِ امْرَاَتِهِ لَوْحَيْنِ فَاِذَا اَشْكَلَ عَلَيْكُمْ اَمْرٌ فَانْظُرُوا فِيْهِمَا فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ مَا تَسْاَلُوْنَ عَنْهُ، وَقَالَ: لاَ يَمَسُّهُمَا حَائِضٌ، قَالَ: فَلَمَّا رَجَعُوا اِلٰى امْرَاَتِهِ سَاَلُوهَا عَنْهُمَا، فَاَخْرَجَتْهُمَا وَهِىَ حَائِضٌ، قَالَ: فَذَهَبَ بِمَا كَانَ فِيْهِمَا مِنْ عِلْمٍ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ يُوْنُسَ قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: سُئِلَ عَنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَاكَ نَبِىٌّ اَضَاعَهُ قَوْمُهُ، وَقَالَ اَبُوْ يُوْنُسَ: قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: اِنَّ ابْنَ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ اَخِى، قَالَ الْحَاكِمُ:

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِىِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّ اَبَا يُوْنُسَ هُوَ الَّذِىْ رَوٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ هُوَ حَاتِمُ بْنُ اَبِىْ صَغِيْرَةَ وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِهِ وَاحْتَجَّ الْبُخَارِىُّ بِجَمِيْعِ مَا يَصِحُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، فَاَمَّا مَوْتُ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ هٰكَذَا فَمُخْتَلَفٌ فِيْهِ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ اَبَا الْاَصْبَغِ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ نَصْرٍ، وَاَبَا عُثْمَانَ سَعِيْدَ بْنَ نَصْرٍ، وَاَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ صَالِحٍ الْمَعَافِرِىَّ، الْاَنْدَلُسِيِّيْنَ وَجَمَاعَتُهُمْ عِنْدِىْ ثِقَاتٌ يَذْكُرُوْنَ: اَنَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَيْرَوَانِ بَحْرٌ وَفِىْ وَسَطِهَا جَبَلٌ عَظِيْمٌ لاَ يَصْعَدُهُ اَحَدٌ، وَاَنَّ طَرِيْقَهَا فِى الْبَحْرِ عَلَى الْجَبَلِ، وَاَنَّهُمْ رَاَوْا فِىْ اَعْلَى الْجَبَلِ فِىْ غَارٍ هُنَاكَ رَجُلًا عَلَيْهِ صُوفٌ اَبْيَضُ مُحْتَبِيًا فِىْ صُوفٍ اَبْيَضَ، وَرَاْسُهُ عَلٰى يَدَيْهِ، كَاَنَّهُ نَائِمٌ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَىْءٌ، وَاَنَّ جَمَاعَةَ اَهْلِ النَّاحِيَةِ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ خَالِدُ بْنُ سِنَانٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ سے مروی ہے کہ بنی عبس کا ایک آدمی جس کو خالد بن سنان کہتے ہیں، اس نے اپنی قوم سے کہا: میں تمہارے لئے ''حدثان'' کی آگ بجھا سکتا ہوں تو اس کی قوم میں سے ایک عمارہ بن زیاد نامی شخص بولا: اے خالد! خدا کی قسم! تو نے ہم سے کبھی جھوٹ بات نہیں کہی لیکن کہاں تو اور کہاں ''حدثان'' کی آگ۔ اور تو یہ سمجھ رہا ہے کہ تو اس کو بجھا دے گا (راوی) کہتے ہیں۔ خالد چل دیئے اور عمارہ بھی اس کے ہمراہ چل پڑا، انہوں نے اپنی قوم کے تیس آدمی اپنے ہمراہ لئے اور اس کے پاس آ پہنچے۔ خالد نے کہا: اگر مجھے تمہارے پاس آنے میں تاخیر ہو جائے تو مجھے میرا نام لے کر آواز مت دینا۔ پھر وہ آگ نکلی گویا کہ سرخ وزرد گھوڑوں کی ایک جماعت ہے، جو ایک دوسرے کے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ خالد اس کے سامنے آ گیا اور اس کو اپنا عصا مارا اور وہ کہہ رہے تھے ظاہر ہوگئی، ظاہر ہوگئی، ظاہر ہوگئی ہر طرح کی ہدایت۔ چرواہے کا بچہ سمجھتا ہے کہ میں وہاں سے نکل نہیں سکوں گا حالانکہ اس کے دانت تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اس کے ہمراہ غار میں داخل ہو گئے اور کافی دیر تک وہ باہر نہ نکلے۔ عمارہ بن

زیاد کہنے لگا: خدا کی قسم! اگر تمہارا ساتھی زندہ ہوتا تو ابھی تک باہر نکل آتا۔ کچھ لوگوں نے کہا: اس کو نام لے کر آواز دو لیکن کچھ لوگوں نے کہا: انہوں نے نام لے کر آواز دینے سے منع کیا ہے لیکن انہوں نے ان کو نام لے کر آواز دی تو وہ ان کی طرف نکل آئے، اس وقت وہ اپنے سر کو پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: کیا میں نے تمہیں نام لے کر آواز دینے سے روکا نہیں تھا۔ خدا کی قسم! تم لوگوں نے مجھے مروا دیا ہے۔ اب تم مجھے دفن کر دو اور جب تمہارے پاس سے گدھے گزریں اور ان میں ایک دم کٹا گدھا ہوگا تو اس وقت تم مجھے قبر کھود کر نکال لینا کیونکہ اس وقت تم مجھے زندہ پاؤ گے (راوی) کہتے ہیں: ان لوگوں نے خالد بن سنان کو دفن کر دیا۔ پھر وہاں سے گدھے گزرے تو ان میں ایک گدھا دم کٹا تھا۔ ہم نے کہا: اب ان کی قبر کھودو کیونکہ اس نے کہا تھا کہ مجھے قبر کھود کر نکال لینا۔ عمارہ بن زیاد نے کہا: نہیں۔ مضر کہیں گے: ہم اپنے مردوں کو اکھاڑتے ہیں۔ خدا کی قسم! ہم اس کو ہرگز نہیں اکھاڑیں گے۔ خالد بن سنان لوگوں کو بتایا کرتے تھے کہ ان کی بیوی کے پاس دو تختیاں ہیں، اگر تمہیں کبھی کوئی مشکل پیش آ جائے تو ان کو دیکھنا اس میں تمہارے ہر مسئلہ کا حل موجود ہوگا (البتہ ایک احتیاط ضرور کرنا کہ) حیض والی عورت اس کو ہاتھ نہ لگائے۔ جب وہ لوگ ان کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے ان تختیوں کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے وہ تختیاں نکال کر ان کو دے دیں، اس وقت وہ خود حیض سے تھیں تو اس میں جو کچھ بھی علم تھا وہ سب ختم ہو گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کیونکہ یہ ابو یونس وہی ہیں جو عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کرتے ہیں۔ وہ حاتم بن ابی صغیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی تمام صحیح احادیث نقل کی ہیں اور خالد بن سنان کی اس طرح موت کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ میں نے ابوالاصبغ عبدالملک بن نصر، ابوعثمان سعید بن نصر اور ابوعبداللہ بن صالح المعاضری اندلسیین سے سنا ہے اور یہ جماعت میرے نزدیک ثقہ ہے۔ یہ کہتے ہیں: ان کے اور قیروان کے درمیان ایک دریا ہے اور اس کے درمیان ایک بہت بڑا پہاڑ ہے، اس کے اوپر کوئی نہیں چڑھ سکتا اور اس کا راستہ دریا میں ہے، جس سے پہاڑ کے اوپر جا سکتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار دیکھا وہاں پر ایک آدمی تھا، جس کے اوپر سفید اون تھی اور وہ سفید اون میں لپٹا ہوا تھا۔ اس کا سر اس کے ہاتھ پر تھا جیسا کہ سویا ہوا ہو، اس کی کوئی چیز تبدیل نہیں ہوئی اور اس علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ خالد بن سنان ہیں۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)